مکتوب نگاروں کے مختصر حالات اور تحریکِ خلافت اور تحریکِ ترکِ موالات کے جاں نثاروں کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ خطوط میں ایک پورے عہد کی تاریخ موجود ہے۔ ان سے علما کی ذہنی قابلیت، بعض کا ادب اور شاعری سے لگاؤ، اُمورِ شریعت میں ان کا تفقہ، ان کی دینی غیرت اور آزادی کی تحریکوں میں ان کی دل چسپی ظاہر ہوتی ہے، اور یہ بھی اندازہ ہوتا ہے کہ عقیدے کے لحاظ سے مختلف مکاتبِ فکر کے علما بیش تر معاملات میں یک سو تھے اور ان میں رواداری اور برداشت زیادہ تھی۔ تاریخ، سیاسیات، اور اسلامیات کے طالب علموں کے لیے اس کتاب میں بہت قیمتی لوازمہ موجود ہے۔ خطوں کی تعداد ۶۸۰ اور سکین شدہ (scanned) خطوں اور دستاویزات کی تعداد ۳۰۰ کے لگ بھگ ہے۔ مؤلف نے کمالِ محنت اور تحقیق سے لوازمہ جمع کر کے مرتب کیا ہے۔ قلمی رجسٹروں اور دستاویزات سے بھی مدد لی گئی ہے۔ سکین شدہ دستاویزات کی موضوع وار فہرست اور آخر میں ان کے عکس شامل کر دیے ہیں۔ اس سے قارئین اور تحقیق کاروں کے لیے استفادہ آسان ہوگیا ہے۔ (رفیع الدین ہاشمی)

ارمغانِ رفیع الدین ہاشمی، مرتب: ڈاکٹر خالد ندیم۔ ناشر: الفتح پبلی کیشنز، ۳۹۲-اے، گلی نمبر۵-اے، لین نمبر۵، گل ریز ہاؤسنگ اسکیم-۲، راولپنڈی۔ فون: ۰۳۰۰-۵۱۹۲۵۴۳۔ صفحات: ۵۲۶۔ قیمت: ۸۰۰روپے۔

ادبی دنیا میں گراں قدر خدمات انجام دینے والے اساتذہ کی خدمات اور عظمت کے اعتراف میں ارمغان پیش کرنے کی روایت دیگر زبانوں کی طرح اُردو میں بھی موجود ہے۔ ڈاکٹر سیّد عبداللہ نے ۱۹۵۵ء میں اپنے استاد ڈاکٹر مولوی محمد شفیع کی خدمت میں مجموعۂ مقالات پیش کیا۔ اُس وقت سے اب تک اُردو میں تقریباً دو درجن ارمغان پیش کیے جاچکے ہیں مگر ان میں سے زیادہ تر بھارت میں پیش کیے گئے ہیں۔ ارمغان عموماً کسی ادارے یا مجلس کی طرف سے تیار کیا جاتا ہے۔ زیرنظر ارمغان ڈاکٹر ہاشمی کو ۲۰ نام وَر اساتذہ اور علما (اسکالرز) پر مشتمل ایک 'مجلس سپاس' نے پیش کیا ہے جس کے سربراہ سرگودھا یونی ورسٹی کے وائس چانسلر ڈاکٹر محمد اکرم چودھری ہیں۔ ڈاکٹر رفیع الدین ہاشمی کی بنیادی شناخت ایک معلم اور محقق کی ہے۔

زیرنظر ارمغان چھے حصوں پر مشتمل ہے: پہلا حصہ اقبال و اقبالیات پر ممتاز دانش وروں کے مقالات پر مشتمل ہے۔ دوسرے، تیسرے اور چوتھے حصے میں ملکی و غیرملکی ممتاز محققین کے تحقیقی مضامین

کو شامل کیا گیا ہے۔ پانچویں اور چھٹے حصّے میں ہاشمی صاحب کے سوانحی حالات اور ادبی سرگرمیوں اور تحقیقی کارناموں کا مختصراً ذکر کیا گیا ہے۔ نیز ان کی علمی دل چسپیوں کی مناسبت سے (اقبالیات، مودودیات، اسلام، اُردو تحقیق و تنقید، تاریخ پر ۲۵ مقالات شاملِ اشاعت ہیں۔ ارمغان کی روایت یہی ہے۔ یہ مقالات چار زبانوں (اُردو، انگریزی، ترکی، فارسی) میں ہیں۔ لکھنے والوں میں پاکستان، بھارت، ایران اور ترکی اور جاپان کے نام وَر اساتذہ شامل ہیں۔ یاد رہے کہ ان کی زیرنگرانی پی ایچ ڈی اور ایم فل کے ۳۰ سے زائد اور ایم اے کے ۴۴ سے زائد تحقیقی مقالات لکھے گئے ہیں۔

یہ کتاب کئی حوالوں سے اُردو میں ارمغانِ علمی کی روایت میں قابلِ قدر اضافہ ہے۔ ہاشمی صاحب مزاجاً کم آمیز، شہرت سے گریز پا، گوشہ نشین اور کام میں مگن آدمی ہیں۔ ان کے بہت سے اور باصلاحیت شاگردان موجود ہیں (ڈاکٹر عطش درانی، ڈاکٹر محمد ایوب صابر، ڈاکٹر عبدالعزیز ساحر، ڈاکٹر راشد حمید، ڈاکٹر زاہد منیر عامر، ڈاکٹر اختر النساء، ڈاکٹر اشفاق احمد ورک، ڈاکٹر ارشد محمود خان اور ڈاکٹر ہارون الرشید تبسم وغیرہ) لیکن یہ سعادت ڈاکٹر خالد ندیم کے حصّے میں آئی اور انھوں نے محبت، محنت اور جاں کاہی سے یہ فریضہ بخوبی نبھایا ہے۔ (عبداللّٰہ شاہ ہاشمی)

تعارف کتب

◉ **استقبالِ رمضان**، ترتیب و تالیف: پروفیسر ڈاکٹر محمد مجیب اللہ شیخ منصوری۔ ناشر: مکتبہ المستجاب، رحمٰن ٹاؤن، پھلیلی، حیدرآباد۔ فون: ۲۷۵۸۹۹۷-۰۳۳۳۔ صفحات: ۱۸۵۔ ہدیہ: ۱۲۰ روپے۔ [نبی اکرمؐ رمضان کی آمد کے موقعے پر اس ماہِ مبارک کی عظمت، اہمیت، فضائل اور برکات سے آگاہ کرنے کے لیے مختصر اور طویل خطبے ارشاد فرماتے تھے۔ ان میں جامع خطبہ حضرت سلمان فارسیؓ نے روایت کیا ہے۔ استقبالِ رمضان اس جامع خطبے کا مفصل بیان ہے۔ رمضان کی فضیلت، مقصد، حکمت، تزکیہ و تربیت، حصولِ تقویٰ، قیامِ لیل، نمازِ تراویح اور دیگر پہلوؤں کو قرآن و حدیث کی روشنی میں جامعیت اور اختصار سے بیان کیا ہے۔ رمضان میں نبی اکرمؐ کے معمولات کا تذکرہ بھی ہے اور روزوں کے مسائل بھی بیان کیے گئے ہیں۔]

◉ **ماہنامہ سوچنے کی باتیں**، مدیر: انوار احمد۔ ملنے کا پتا: ۸ شیخ سٹریٹ نمبر ۶۸، اسلام پورہ، لاہور۔ فون: ۳۷۱۵۸۷۵۲-۰۴۲۔ ای میل: huroofgf@gmail.com، قیمت: بلامعاوضہ۔ [یہ مجلّہ حلقہ مطالعہ اسلام کے تحت شائع ہوتا ہے۔ مولانا مودودی اور دیگر اکابر تحریک اسلامی کی رہنما تحریروں کے علاوہ دین کی بنیادی تعلیمات، تزکیہ و تربیت، مغرب اور اسلام کے درمیان کش مکش جیسے موضوعات پر تحریریں شائع کی جاتی ہیں۔ اشاعتِ دین اور شہادتِ حق کا فریضہ ادا کرنے کے لیے بلامعاوضہ ارسال کیا جاتا ہے۔]